پاکستان، سعودی عرب کا ناگزیر ایٹمی پارٹنر (پرویز ہود بھائی)

حال ہی میں پاکستان کی پارلیمان نے سعودی عرب کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کرنے کے باوجود یہ قرارداد منظور کی کہ وہ یمن میں حوثی باغیوں سے لڑنے کے لئے سعودی عرب کی قیادت میں بنائے گئے اتحاد میں شامل نہیں ہوگا۔ بیشتر پاکستانی' ملک میں طالبان شورش کی وجہ سے قوت کھو چکے ہیں اس لئے وہ ملک سے باہر ایک ایسے دشمن سے لڑنے کی مخالفت کر رہے ہیں' جس کا نام تک وہ پہلی بار سن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اس دشمن کی پشت پناہی کرنے والے ملک کے ساتھ تعلقات بگاڑنے کا خطرہ بھی مول نہیں لینا چاہتے۔ متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ انور قرقاش نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے اس فیصلے کو ''تضادات سے بھرا ہوا' خطرناک اور غیر متوقع'' قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان خلیج میں اپنے اتحادیوں کی بجائے ایران کے مفادات کو فروغ دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ''فنا و بقا کے تصادم'' میں غیر جانبداری کو ترجیح دے رہا ہے اور اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ پاکستان کے وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایک دوست ملک کو ''دھمکیاں دینا قابل قبول'' نہیں ہے۔ بہرحال وزیر اعظم نواز شریف' جو 1999ء میں فوج کی طرف سے اقتدار سے بے دخل کئے جانے کے بعد اپنی جان بچائے جانے پر عرب حکمرانوں کے مرہون احسان ہیں، اب زبردست دباؤ میں ہیں۔ دسیوں لاکھ پاکستانی' خلیج فارس میں برسر روزگار ہیں اور بڑی مقدار میں رقوم وطن بھیجتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے سیاست دانوں اور اعلیٰ حکام نے اس خطے میں بھاری سرمایہ کاری کر رکھی ہے جبکہ بعض افراد ایک خاص مسلک کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ پاکستان میں دولت مند عربوں کے ساتھ خصوصی برتاؤ کیا جاتا ہے اور کچھ چھوٹ دی جاتی ہے؛ چنانچہ اس بات پر زیادہ حیرت نہیں ہوئی کہ حکومت کے بعض ارکان وضاحتیں پیش کرنے کے لیے بھی بھاگم بھاگ ریاض پہنچے یا یہ کہ وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ پچھلے ہفتے پاکستانی فوج مبینہ طور پر اس امر پر متفق ہوگئی کہ وہ حوثیوں کو اسلحہ کی سپلائی روکنے کے لئے بحری جہاز بھیجے گی۔ بہرحال اس سے نقصان کی تلافی نہیں ہوگی؛ یعنی پاکستان کے اپنے عرب دوستوں سے تعلقات ان دنوں خراب ہو چکے ہیں۔ یہ صورتحال عارضی ہی کیوں نہ ہو؛ تاہم اس کی اس سے پہلے مثال نہیں ملتی۔ جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے تو پاکستان کی پارلیمان کی طرف سے حیران کن آزادی کا اظہار اس کے لئے بالخصوص پریشان کن ہو سکتا ہے کہ عین انہی دنوں امریکہ اور ایران کے مابین ابتدائی نوعیت کا ایٹمی معاہدہ عمل میں آیا۔ سعودی عرب کافی عرصہ سے خائف چلا آ رہا ہے کہ امریکہ اور ایران میں مفاہمت نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اُسے ایران کے ایٹمی پروگرام کی ترقی سے بھی اندیشہ لاحق ہے۔ سعودی عرب کی انٹیلی جنس کے سابق سربراہ شہزادہ ترکی الفیصل بہت بااثر اور باخبر فرد ہیں۔ وہ ایران کو ایسا ''کاغذی شیر'' قرار دے چکے ہیں جس کے ''پنجے فولادی'' ہیں۔ وکی لیکس کی افشا کی ہوئی دستاویزات کے مطابق واشنگٹن پر کئی بار دباؤ ڈالا گیا کہ وہ ایران پر حملہ کر دے۔ ادھر حالیہ ایٹمی معاہدے کے تحت، جس کی حتمی توثیق جون کے اختتام تک ہونا ہے، ایران کے پاس ایٹمی ہتھیار بنانے کیلئے صرف ایک سال کا وقت ہوگا۔ اگر وہ اس پر کام شروع کر چکا ہے تو غالباً اس پیش رفت سے سعودی عرب کی طویل مدتی ایٹمی حکمت عملی بکھر کر رہ گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 1970ء کے عشرے میں اس نے اپنے اثر و نفوذ کو توسیع دینے اور مسلم یکجہتی کے نام پر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لئے رقوم مہیا کرنا شروع کیا تھا۔ پاکستانی حکومت نے اظہار تشکر کے لئے لائل پور شہر کا نام بدل کر سعودی عرب کے بادشاہ فیصل کے نام سے فیصل آباد رکھ دیا تھا۔ مئی 1998ء میں بھارت کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان گھبراہٹ کا شکار لگ رہا تھا تو اس وقت سعودی حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان کو روزانہ 50 ہزار بیرل تیل بلا قیمت دیا جائے گا۔ اس کے بعد پاکستان نے چھ ایٹمی دھماکے کر دیے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اس زمانے کے سعودی وزیر دفاع شہزادہ سلطان نے اسلام آباد کے نزدیک کہوٹہ میں نیوکلیئر اور میزائل بنانے والی خفیہ لیبارٹری کا دورہ کیا تھا۔ بے نظیر بھٹو کے بقول انہیں وزیر اعظم کی حیثیت سے اس کا دورہ نہیں کرنے دیا گیا تھا۔ سعودی عرب کی فیاضی کے بدلے' پاکستان نے اُسے فوجی جوانوں، عسکری مہارت اور بیلسٹک میزائل کی صورت عسکری اعانت مہیا کی۔ 1960ء کے عشرے میں جنوبی یمن کے خلاف کارروائی کرنے والے سعودی جیٹ طیارے پاکستانی پائلٹوں نے اڑائے تھے۔ سعودی شاہی فضائیہ کے ابتدائی برسوں میں پاکستانی فضائیہ نے مدد دی تھی۔ آج سعودی افسر پاکستان کے دفاعی کالجوں میں تربیت پا رہے ہیں۔ ممکن ہے سعودی حکومت نے کچھ لو کچھ دو کے اصول کے تحت کچھ خاص ایٹمی مفادات بھی حاصل کئے ہوں۔ مثلاً اگر ضرورت پڑی تو اسے کچھ ایٹمی ہتھیار مہیا کئے جائیں گے' جن کے لئے اس نے رقم ادا کی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض پاکستانی وار ہیڈز اس مقصد کے لئے مختص کر دیے گئے ہیں اور انہیں مبینہ طور پر اسلام آباد کے نزدیک ذخیرہ کیا گیا ہے۔ (پاکستان' جس کے پاس 120 کے لگ بھگ ایٹمی ہتھیار موجود ہیں، اس کی تردید کرتا ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی ایٹمی ملک نے غیر ایٹمی ملک کو ایٹمی ہتھیار منتقل کئے ہوں) سعودیوں کو یہ توقع بھی رہی ہے کہ پاکستان انہیں ایٹمی تحفظ بھی فراہم کرے گا جیسا کہ جاپان کو امریکہ کی ایٹمی پناہ میسر ہے۔ پاکستان کی ایٹمی فوج بھارتی جارحیت کا جواب دینے کیلئے تشکیل دی گئی ہے لیکن وہ اس سے بھی آگے تک حملہ کر سکتی ہے جیسا کہ حال ہی میں شاہین تھری میزائل کے کامیاب آزمائش سے واضح ہوا ہے۔ یہ میزائل دو ہزار 790 کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔ بہرحال اب یمن میں سعودی پالیسی کی تائید نہ کرنے پر سعودی حکومت اسے اپنا ایٹمی پارٹنر تصور کرتے ہوئے تشویش کا شکار ہونے لگی ہے۔ اگرچہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈال کر اپنا ساتھ دینے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے؛ تاہم اس نے دوسرے ایٹمی آپشنز پر بھی غور شروع کر دیا ہے۔

مارچ میں سعودی عرب نے جنوبی کوریا کے ساتھ معاہدہ کیا جس کے تحت وہ سعودی عرب میں دو ایٹمی ری ایکٹروں کی تعمیر کا جائزہ لے گا۔ ورنہ نیوکلیئر ایسوسی ایشن کے مطابق اس نے اگلے 20 سال میں ایٹمی بجلی گھر بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور توقع ہے کہ پہلا ایٹمی بجلی گھر 2032ء تک کام شروع کر دے گا۔ سعودی عرب مکمل غیر فوجی (سویلین) فیول سائیکل حاصل کرنے پر زور دے رہا ہے جس سے یہ امکان ظاہر ہوتا ہے کہ ایٹمی فضلے سے ایٹم بم بنانے والا پلوٹونیم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اندیشہ ہے کہ تعلیم میں بھرپور سرمایہ کاری کے باوجود سعودی عرب سائنسی اور ٹیکنیکل میدانوں میں پس ماندہ ہی رہے گا، اس لئے یقیناً وہ اس بہت بڑے مبینہ پروجیکٹ کے لئے مختلف ملکوں کے ماہرین کی خدمات حاصل کرے گا۔ کئی عشروں سے مشکل حالات میں اس کے سائنس دان ایٹمی سرگرمیوں میں شامل رہے ہیں۔ اس لئے انہیں علم ہے کہ ایٹم بم بنانے کے لئے مطلوب اشیا کہاں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ سعودی عرب اتنا امیر ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اتنا کمزور کہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ خوف بے جا نہیں کہ اس کا ناگزیر ایٹمی پارٹنر اس کی ہدایات پر مزید عمل نہیں کرے گا۔

(بشکریہ نیو یارک ٹائمز: ترجمہ محمد احسن بٹ)

(روزنامہ دنیا، ۲۳ اپریل ۲۰۱۵ء)